انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام

کی نیکی کی دعوت کے واقعات

19-December-2019

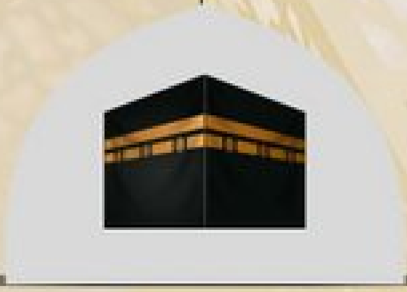

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ فَصَلُّوْا عَلَیَّ مَعَھُمْ فَاِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنَ الْمُرْسَلِیْنَ

یعنی جب تم رسولوں (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربِّ کریم کا رسول ہوں۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی، ۱/۳۲۰، حدیث ۲۳۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آج کے بیان میں ہم "**انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات**" کے بارے میں سنیں گے۔ آیئے! سب سے پہلے ہم اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی نیکی کی دعوت کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

سیدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور نیکی کی دعوت

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

حضرت نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اُولُوالعَزم رسولوں میں سے ہیں۔قرآنِ پاک میں آپ کی تبلیغ کے واقعات کو ایک سے زائد جگہوں پر کافی تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔چالیس(40)یا پچاس (50)سال کی عمر میں آپ نے نُبُوَّت کا اعلان فرمایا۔(صراط الجنان، ۳/۷۴۳ماخوذاً)نو سو پچاس (950)سال تک اپنی قوم کو(نیکی کی)دعوت دیتے رہے۔ (صراط الجنان،۴ /۴۲۵) آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو بُرائیوں سے روکا،انہیں تقویٰ اختیار کرنے اور صرف معبودِ حقیقی یعنی اللہ کریم کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔(پ ۲۹ ،نوح:۲، ۳مفھوماً) آپ ایک لمبے عرصے تک اپنی قوم کو تبلیغ فرماتے رہے۔ (پ۲۰، العنکبوت:۱۴ مفھوماً)اور تبلیغ کے لیے آپ نے ہر طریقہ استعمال کیا لیکن صرف چند خوش نصیب ہی آپ پر ایمان لائے۔لوگوں کی اکثریت حق سننے اور ماننے کو تیار نہ تھی۔(پ ۱۲ ،ھود:۴۰ملخصاً)اُلٹا وہ بدنصیب لوگ طرح طرح سے آپ کی توہین کرتے اور آپ کو طرح طرح سے ستاتے۔یہاں تک کہ کئی بار اِن ظالموں نے آپ کو اس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہوگئے،لوگوں نے آپ کو مُردہ خیال کر کے کپڑوں میں لپیٹ کر مکان میں ڈال دیا۔جب آپ ہوش میں آئے تو مکان سے نکل کر پھر سے دِین کی تبلیغ فرمانے لگے۔اسی طرح کئی مرتبہ آپ کا گلا گھونٹا گیا یہاں تک کہ آپ کا دم گھُٹنے لگتا اور آپ بے ہوش ہوجاتے،مگر ان تکلیفوں اور مصیبتوں پر بھی آپ یہی دعا فرمایا کرتے تھے:اے میرے ربِّ کریم!تُو میری قوم کو بخش دے اور ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ مجھ کو نہیں جانتے،جب نو سو(900)سال سے زیادہ عرصے تک دعوت دیتے رہے اور قوم اپنی بُری حرکتوں سے باز نہ آئی تو حضرت سیدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی کے بارے میں عرض کی اور نافرمانوں کی تباہی وبربادی کی دعا کی۔ اللہ پاک نے ان کی قوم

کے نافرمانوں پر طُوفان(Storm)کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈُوب کرہلاک ہو گئے۔ (عجائب القرآن،۱۱۱ملخصاً)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے حضرت سَیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دورانِ تبلیغ کتنی تکلیفیں برداشت فرمائیں،لیکن پھر بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اس اَہم کام کو نہیں چھوڑا۔ یہ حقیقت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے والوں کو بڑی مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر جب آدمی اس راستے میں استقامت و صبر کے ساتھ اس اہم کام کو انجام دیتا ہے تو اللہ پاک غیب سے اُس کی کامیابی (Success)کاسامان پیدا فرمادیتاہے۔وہ دلوں کو بدلنے والا اور ہدایت دینے والا ہے،وہ ایک لمحے میں لوگوں کے دلوں کوبدل دیتاہےاور ان کے دلوں میں ہدایت کا نور پیدا فرما دیتا ہے۔ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی قوموں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے،انہیں پیارے ربّ کریم کے ایک ہونے کا یقین دِلاتے اور اللہ پاک کی عبادت کی طرف بُلاتے تو ان میں سے کچھ لوگ ان پر ایمان لاتے اور اکثر ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیتے، مگر ان انبیائے کرام نے بھی اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے اس فریضے کو نبھانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔قرآنِ پاک میں حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغ کے واقعات کو بھی بیان فرمایا گیاہے۔آیئے!اب آپ کی نیکی کی دعوت کاواقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نیکی کی دعوت

جب فرعون نےمعاذَ اللہ خُدا ہونے کا دعویٰ کیا تو اللہ پاک نے اپنے پیارے رسول

حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا۔(پ۱۶،طٰہٰ:۴۴)حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دینِ حق کی دعوت دینے فرعون کے محل(Palace) پہنچے،وہاں وہ اپنی قوم کے کچھ سرداروں کے ساتھ موجود تھا۔(خازن، ۳/۳۸۵ ملخصاً)حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کہا: اللہ پاک نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور میں تمہارے پاس اس کا پیغام لے کر آیا ہوں۔(خازن، ۲/۱۲۴)فرعون نے کہا: میں تو خود ہی خدا ہوں اور یہ بھی یاد رکھو!اگر تم نے انکار کیا تو میں تمہیں قید کردوں گا۔(پ۱۹،الشعراء: ۲۹ مفہوماً)جب فرعون نے حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی باتیں ماننے سے انکار کردیا اور انہیں قید کرنے کی دھمکی دی تو حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعون سے کہا: مجھے میرے ربِّ کریم نے معجزات عطا فرمائے ہیں،فرعون نے کہا: ہمیں بھی دکھاؤ وہ معجزات کیا ہیں؟حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی لاٹھی زمین پر پھینکی تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گئی اور جب حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اژدہے کو پکڑا تو وہ دوبارہ لاٹھی بن گئی، فرعون نے کہا: اور بھی کچھ لائے ہو؟تو آپ نے اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال کر نکالا تو ہاتھ سورج کی طرح چمکنے لگا۔(پ۱۹،الشعراء: ۲۹تا۳۳ملخصاً)

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اپنے معجزے دکھا چکے تو فرعون نے سرداروں سے کہا: یہ تو جادوگر ہے اور اپنے جادو کے زور پر تم سے تمہارا ملک چھیننا چاہتا ہے،مشورہ دو کہ اب کیا کریں؟ (پ۱۹، الشعراء:۳۴تا۳۵ ملخصاً) سرداروں نے اسے شہروں سے جادوگروں کو بُلانے کا مشورہ دیا،جب تمام جادوگر جمع ہوگئے تو لوگوں میں میلے کا اعلان کردیا گیا اور اعلان کردیا گیا کہ سب لوگ میلے والے دن جمع ہوجائیں۔(پ۱۹،الشعراء: ۳۶تا۳۹ملخصاً) جب میلے والے دن سب ایک جگہ جمع ہوگئے اور مقابلہ ہوا تو جادوگروں نے حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے

سامنے اپنی رسیاں اور لکڑیاں پھینک دیں، انہوں نے اپنے جادو کا اتنا زبردست مظاہرہ کیا کہ دیکھنے والوں کو میدان میں سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے۔(خازن، ۲/۱۲۷) حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی لاٹھی زمین پر پھینکی تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گئی۔(پ ۱۹، الشعراء:۳۲) اور تمام سانپوں (Snakes) کو کھا گئی۔(پ ۱۹، الشعراء:۴۵) جادوگر یہ منظر دیکھ کر فوراً سجدے میں گِر گئے اور آپ پر ایمان لے آئے۔ کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ جادو نہیں بلکہ مُعْجِزہ ہے۔(خازن، ۲/۱۲۷) مگر فرعونی لوگ ظلم و ستم، اپنی نافرمانی اور کفر پر قائم رہے۔(خازن، ۲/۱۳۰ تا ۱۳۲ ملتقطاً و ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی تمام چیزوں اور دھمکیوں کی پرواکئے بغیر دینِ حق کی دعوت دی، آپ استقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت اور تبلیغِ دین کی ذمہ داری اچھے طریقے سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ کا یہ عمل ہمارے لئے بھی ایک بہترین مثال ہے کہ ہم بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اس مقصد کو اپنی زندگی کا ایک اہم مقصد سمجھیں۔ یاد رکھئے! زندگی میں قدم قدم پر آزمائشیں آتی ہیں، اللہ پاک اپنے بندوں کو کبھی مرض سے آزماتا ہے، کبھی جان و مال کی کمی سے ان کا امتحان لیا جاتا ہے، کبھی دشمن کے خوف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کبھی کسی نقصان سے واسطہ پڑتا ہے، کبھی مصیبتیں گھیر لیتی ہیں تو کبھی نئے سے نئے فتنے استقبال کرتے ہیں۔ یہ تو عام زندگی کی حالت ہے جبکہ تبلیغِ دین تو خاص طور پر ایک ایسا راستہ ہے، جس میں قدم قدم پر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس میں آزمائشیں کئی گُنا بڑھ جاتی ہیں، اسی سے کھرے اور کھوٹے میں پہچان ہوتی ہے، اسی سے اللہ پاک کے فرمانبردار و نافرمان کے راستے جدا ہوتے ہیں، اس سے عشقِ حقیقی کے کھوکھلے نعرے لگانے والوں اور حقیقت میں اس کا دم بھرنے والوں میں فرق

ظاہر ہوتا ہے، حضرت سیدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت سیدنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، اپنے حقیقی بیٹے کو قربانی کیلئے پیش کر دینا، حضرت سیدنا ایُّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مختلف مصیبتوں کا سامنا کرنا، ان کی اولاد اور اموال کا ختم ہو جانا، حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر اور مَدْیَن کی طرف ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ستایا جانا اور کئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا شہید کیا جانا یہ سب آزمائشوں اور صبر ہی کی مثالیں ہیں اور ان مقدس ہستیوں کی آزمائشیں اور صبر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے (Model) کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ جب بھی اسے کوئی مصیبت پہنچے، کسی تکلیف میں مُبْتَلا ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر گز ہر گز بے صبری نہ کرے، دنیا کے سامنے اپنی پریشانی کا رونا نہ روئے بلکہ اللہ پاک کی ذات پر بھروسا رکھے اور اللہ پاک کے اِن نیک اور مقبول بندوں یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مبارک زندگیوں سے **مصیبتوں اور تکلیفوں پر صبر و رِضا** کے واقعات پر غور کرتے ہوئے صبر کا دامن تھامے رکھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مصیبتیں آنے پر شکوے شکایات کرنے سے مصیبت دُور نہیں ہو جاتی بلکہ بے صبری کرنے سے صبر پر ملنے والا ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں تو مصیبت کو چھپانے پر مغفرت کی خوش خبری سنائی گئی ہے، چنانچہ

مصیبت کو چھپانے کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد

فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے چھپایا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہ کی تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔(مُعْجَم اوْسَط، ۱/۲۱۴،حدیث:۷۳۷)

حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: یہ تو بڑے رُتبہ والوں کی شان ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت (سکون اور خوشی) کا (استقبال کرتے ہیں) مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آجائے تو) صبر و استقلال سے کام لیں اور جَزع و فَزع (یعنی رونا پیٹنا) کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں۔ اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوہری (ڈبل) مصیبت ہے۔(بہارِ شریعت، کتاب الجنائز، بیماری کا بیان، ۱/۷۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نیکی کی دعوت

قرآنِ پاک میں حضرت سُلَیْمَان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں ہے کہ آپ نے اللہ پاک سے دعا کی تھی کہ انہیں ایسی حکومت عطا کی جائے جو کسی اور کو نہ ملی ہو۔(پ۲۳، صٓ:۳۵) ایسی بے مثل حکومت کی دعا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ حکومت بھی آپ کا معجزہ ہو۔(خزائن العرفان، ص۸۴۳) آپ کی یہ دعا قبول ہوئی، آپ کو تیرہ (13) سال کی عمر میں حکومت عطا کی گئی اور چالیس (40) سال تک آپ نے حکومت فرمائی۔(خازن، ۳/۴۰۴، ۴۱۴) جنّوں، انسانوں، پرندوں اور جانوروں سب پر آپ کی حکومت تھی اور آپ ہر ایک کی زُبان جانتے تھے۔(خازن، ۳/۴۰۴) آپ کے لشکر میں جنّات اور جانوروں کی طرح پرندوں کا ایک دستہ بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ

مکے شریف سے واپس آتے ہوئے یمن کے علاقے **"صَنْعا"** پہنچ کر ٹھہر گئے۔ پرندوں کے دستے میں موجود **"ہُدہُد"** نے اس موقعے کو غنیمت جانا اور سیر کو نکل گیا۔ وہ اُڑتے اُڑتے ملکِ سبا کی ملکہ "بلقیس" کے باغ میں پہنچ گیا۔ وہاں اُسے ایک اور ہُدہُد نظر آیا۔ اس ہُد ہُد نے اس کو ملکہ بلقیس کی حکومت، لشکر اور تخت کے بارے میں بتایا اور بلقیس کی حکومت کا نظارہ بھی کروایا، اس لیے اسے کافی دیر ہو گئی۔ (معالم التنزیل، ۳/۳۵۳) ہُد ہُد کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ جہاں بھی حضرت سیدنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ٹھہرا کرتے وہاں یہ پانی کی نشاندہی کرتا۔ کیونکہ وہ پانی کے قریب یا دور ہونے کے بارے میں جان لیتا تھا، جہاں اسے پانی نظر آتا وہ اپنی چونچ سے اس جگہ کو کریدنا شروع کر دیتا، پھر جنّات آتے اور اس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے تھے۔

حضرت سیدنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اس جگہ اُترے تو آپ کو پانی کی حاجت ہوئی۔ لشکر والوں نے پانی تلاش کیا لیکن انہیں نہ ملا۔ ہُدہُد کو دیکھا گیا تاکہ وہ پانی کے بارے میں بتائے لیکن ہُدہُد موجود نہ تھا۔ (معالم التنزیل، ۳/۳۵۳ ملتقطاً) جب ہُد ہُد حضرت سیدنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس پہنچا تو آپ نے اس سے تاخیر کا سبب پوچھا، اس نے نہایت ادب سے عرض کی: میں ملکِ سبا کی خبر لایا ہوں، اُس ملک پر ایک عورت حکومت کر رہی ہے، اس کے پاس ہر وہ چیز موجود ہے جو بادشاہوں کی شان کے لائق ہوتی ہے اور اس کے پاس ایک بہت بڑا عالیشان تخت بھی ہے۔ وہ عورت اور اس کی قوم شیطان کے بہکانے کی وجہ سے اللہ پاک کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتی ہے، حالانکہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (معالم التنزیل، ۳/۳۵۴ ملتقطاً) جب ہُد ہُد نے اپنی پوری بات سُنا دی تو حضرت سیدنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ہم (تمہارا امتحان لے کر) دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔ پھر آپ نے ہُدہُد کو ایک خط (Letter) دیا اور کہا: میرا

یہ خط لے جاؤاور اس پر پھینک دو۔ پھر دُور ہٹ کر دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتی ہے۔ ایک دن جب ملکہ ٔ بلقیس وزیروں اور درباریوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اتنے میں ہُدہُد آیا اور اس نے خط ملکہ پر پھینک دیا۔ ملکہ نے خط اُٹھایا اور اس پر لگی ہوئی مہر دیکھ کر وزیروں سے کہا: میرے پاس ایک بہت بڑے بادشاہ کا خط(Letter) آیا ہے۔ پھر اس نے خط پڑھ کر سُنایا، اس خط کا مضمون قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمایا گیا ہے، چنانچہ پارہ19 سُوْرَۃُ النَّمْل کی آیت نمبر30 اور 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾

(پ۱۹، النمل: ۳۱،۳۰)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ۔

پھر ملکہ نے اپنے مُشیروں (Advisors) سے مشورہ کیا، طے یہ پایا کہ پہلے حضرت سیدنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف تحفہ بھیجا جائے۔ اسی سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی، اگر وہ صرف بادشاہ ہیں تو تحفہ قبول کرلیں گے، اگر نبی ہیں تو قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ صرف اسی پر راضی ہوں گے کہ ہم ان کے دِین کی پیروی کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت سیدنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سارے تحفے واپس لوٹا دیئے اور نمائندے کو واپس لوٹا دیا۔ نمائندے نے آکر ملکہ ٔ بلقیس کو جب بتایا تو اسے یقین ہو گیا کہ حضرت سیدنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صرف بادشاہ ہی نہیں بلکہ اللہ پاک کے نبی بھی ہیں۔ پھر وہ حضرت سیدنا سُلَیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات کرنے کے لیے ایک لشکر لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی۔ جب وہ حضرت سیدنا سُلَیمان کے دربار کے قریب پہنچی تو آپ نے اپنے درباریوں میں سے اپنے ایک وزیر حضرت آصف بن برخیا

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے پلک جھپکنے سے پہلے اس کا تخت منگوایا(معالم التنزیل،۳/ ۳۵۹، ۳۶۰ ملتقطاً) اوراپنے خادموں کو حکم دیا کہ ملکہ کے تخت کی شکل وصورت کو تبدیل کر دیا جائے تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچان پاتی ہے یا نہیں۔ جب ملکہ ٔبلقیس حضرت سیدنا سُلَیْمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دربار میں آئی تو اس سے پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے۔ اسے بتایا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے۔ پھر اسے کہا گیا: صحن میں آجاؤ، وہ صحن نہایت صاف شیشے کا بنا ہوا تھا، اس کے نیچے پانی جاری تھا جس میں مچھلیاں تیر رہی تھیں اور اس صحن کے درمیان میں حضرت سیدنا سُلَیْمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔ ملکہ نے جب اس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھی کہ پانی بہہ رہا ہے، حضرت سیدنا سُلَیْمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: یہ پانی نہیں! یہ تو شیشے سے بنا ہوا ایک صحن ہے۔ یہ سن کر ملکہ ٔبلقیس حیران رہ گئی اور اس نے یقین کر لیا کہ حضرت سیدنا سُلَیْمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ملک اور حکومت اللہ کریم کی طرف سے ہے، جب حضرت سیدنا سُلَیْمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے اللہ پاک کے ایک ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اس پر ایمان لے آئی اور صرف اللہ پاک کی عبادت کرنا شروع کر دی۔ (معالم التنزیل،۳/ ۳۶۰، ۳۶۱ملتقطاً)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت میں حکمتِ عملی کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سیدنا سُلَیْمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کس قدر بہترین انداز میں مُلکِ سبا کی غیر مُسْلِمہ ملکہ ٔ

بلقیس تک دِین کا پیغام پہنچایا۔یقیناً یہ آپ کی نیکی کی دعوت کا اثر تھا جس نے ملکہ بلقیس کے دل کی کایا ہی پلٹ ڈالی اور اسے دولتِ ایمان نصیب ہوگئی۔ اس واقعے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ نیکی کی دعوت دینے میں ہمیشہ حکمت اور تدبیر (strategy) کو مدِ نظر رکھنا چاہیے، بسا اوقات حکمتِ عملی کی مَدَنی سوچ بڑی بڑی رکاوٹوں سے بچا لیتی ہے۔اس لیے موقع کی مناسبت سے حکمتِ عملی اور بہترین تدبیر سے بھی کام لینا چاہیے۔خود قرآنِ پاک میں اس کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت 125 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ
(پ۱۴، النحل: ۱۲۵)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اپنے ربّ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو جو سب سے اچھا ہو۔

تفسیرِ صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: اس آیت میں تین (3) طریقوں سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا: (1) **حکمت کے ساتھ**۔اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شُبہات (یعنی وسوسوں) کو زائل (یعنی ختم) کردے۔(2) **اچھی نصیحت کے ساتھ**۔اس سے مراد ترغیب و ترہیب ہے یعنی کسی کام کو کرنے کی ترغیب دینا اور کوئی کام کرنے سے ڈرانا۔(3) سب سے **اچھے طریقے سے بحث** کرنے کے ساتھ۔اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بُلائیں۔(صراط الجنان، ۵/۴۰۳ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہم قرآنِ کریم کی بتائی ہوئی ان تین باتوں کو مدِ نظر رکھنا شروع کر دیں تو ہماری دی ہوئی نیکی کی دعوت میں پہلے سے کئی

گنا زیادہ اثر پیدا ہو سکتا ہے۔ آیئے حکمتِ عملی اور نرم گفتگو سے بھرپور نیکی کی دعوت دینے کا ایک حیرت انگیز واقعہ سنتے ہیں، چُنانچِہ

میٹھے بول کی برکتیں

خُراسان کے ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں حکم ہوا: ”تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!“ اُس وَقْت وہاں ہلاکو کے بیٹے تگودار کی حکومت تھی۔ وہ بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سفر کر کے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سُنّتوں کے پیکر اور نورانی داڑھی والے مسلمان مُبلِّغ کو دیکھ کر اُسے مَسخری سُوجھی اور کہنے لگا: ”میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دُم؟“ بات اگرچہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلِّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی اور حکمتِ عملی کے ساتھ فرمانے لگے: ”میں بھی اپنے خالِق ومالِک یعنی اللہ پاک کا کتّا ہوں، اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی“۔ تگودار نے اپنے ”زہریلے کانٹے“ کے جواب میں اس باعمل مُبلِّغ کی طرف سے ”خوب صورت جملہ“ پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ میرے مہمان (Guest) ہیں، چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس کے پاس ٹھہر گئے۔ تگودار روزانہ رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت ہی مَحبَّت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اِنفرادی کوشش نے تگودار کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ وہ تگودار جو کل تک اسلام کا سخت دشمن تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت اور میٹھے بول کی بَرَکت سے وہی تگودار اب اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی باعمل مُبلِّغ کے ہاتھوں **تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا اور اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔** (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۴ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! ذرا سوچئے! اگر تگودار کے کڑوے جملے پر وہ بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ غصّے میں آجاتے تو ہر گز یہ مَدَنی نتائج بر آمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے، ہمیں اپنی زَبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہیے کہ زبان جب بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

ایک مدنی پھول اس حکایت سے یہ بھی ملا کہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بسا اوقات غیر مناسب لہجوں، کڑوے جملوں اور نیکی کی دعوت قبول کرنے سے منہ موڑنے والے لوگوں سے بھی سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے، دل بڑا کرنا چاہیے، ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے اور اس عظیم کام کی اَہَمِّیَّت کو سمجھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے پر ہی توجہ رکھنی چاہیے۔ **یاد رکھئے!** نیکی کی دعوت دینا ایسا بہترین کام ہے جس میں ناکامی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ کیوں کہ اچھّی نِیَّت کی صورت میں نیکی کی دعوت دینے والا آخِرت کے ثواب کا حق دار تو ہو ہی جاتا ہے، جیسا کہ

مُبَلِّغ کو کیسا ہونا چاہئے ؟؟؟

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: کسی بُزرگ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: **"نیکی کی دعوت"** دینے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو صَبْر کا عادی بنائے اور اللہ پاک کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا مکمل یقین ہو، اُس کو اِس مبارک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (اِحیاءُ العُلوم، ۲/ ۴۱۰) لوگوں کی طرف سے تکلیف دیئے جانے کی وجہ سے نیکی کی دعوت عام کرنے سے رکنا نہیں چاہیے کہ حضرت

سیدنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ساڑھے نو سو(950) سال تک تبلیغ فرمائی۔ تبلیغِ دین کیلئے جرأت اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے، ڈرپوک انسان تبلیغ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ (صراط الجنان، ۴/۵۸، ۳ بتغیر) نیکی کی دعوت دینے کا معاملہ ہو یا بُرائی سے منع کرنے کا، ہر صورت میں نرمی، نرمی اور نرمی کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ مُبلِّغ کو ہر جگہ مُبلِّغ ہی ہونا چاہیے، اسے ہر وَقت، ہر جگہ اپنا انداز سُنّتوں بھرا رکھنا چاہیے، وہ مَحلّے میں ہو یا بازار میں، جنازے میں ہو یا شادی کی بارات میں، دواخانے میں ہو یا اسپتال (Hospital) میں، باغ میں ہو یا کسی کی میت کو دفن کرنے کیلئے قبرستان میں الغرض ہر جگہ اسے سُنّتوں کا آئینہ دار ہونا چاہیے اور موقع کی مناسبت سے نیکی کی دعوت دینے میں شرم بھی نہیں کرنی چاہیے۔ ایک مُبلِّغ کو کن خوبیوں سے آراستہ ہونا چاہیے۔ آیئے! ان میں سے 9 خوبیوں کے بارے میں سنتے ہیں:

مُبَلِّغ کے اَوصاف

(1) مُبَلِّغ اَرکانِ اسلام یعنی نماز، روزے وغیرہ کی پابندی اور سُنَّتِ رسُول پر عمل کرنے والا ہو، کیونکہ زیورِ عِلْم کے ساتھ عمل کی قوت نیکی کی دعوت کو زیادہ اثر کرنے اور فائدہ پہنچانے والا بناتی ہے۔ (2) نیکی کی دعوت دیتے وَقْت صرف و صرف اللہ پاک کی رِضا کی نِیَّت پر دِلی توجہ رہے، اس عظیم کام کے بدلے میں کسی دُنیوی مال و منصب یا شہرت و عزت کو طلب کرنے والا نہ ہو بلکہ صرف بارگاہِ الٰہی سے ثواب کی اُمّید رکھنے والا ہو اور اِس عظیم مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کو اپنانے کے لیے حقیقی جذبے سے مالا مال ہو۔ (3) مُبَلِّغ اپنے عِلْم کی کثرت، زورِ

بیان اور صلاحیت و قابلیت پر نہیں بلکہ اللہ پاک پر بھروسا کرنے والا ہو کہ وُہی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔(4)مُبَلِّغ اچھے اخلاق کا پیکر اور نرمی کا عادی ہو۔(5)مُبَلِّغ کو کبھی راہِ خدا میں کوئی مشکل پیش آ جائے، کسی منہ پھٹ شخص سے واسِطہ پڑ جائے تو صبر کرنے والا ہو۔(6)مُبَلِّغ کیلئے ضروری ہے کہ حالات کا اندازہ لگا کر موقع کے مطابق گفتگو کرے۔(7)مُبَلِّغ کو خود کسی بحث و تکرار میں نہیں اُلجھنا چاہیے بلکہ بحث کرنے والے کو درست عقیدہ رکھنے والے کسی سُنّی عالِم صاحِب کے پاس جانے کا مشورہ دینا چاہئے۔(8)مُبَلِّغ جہاں بھی کوئی بُرائی دیکھے اپنی طاقت اور حیثیّت کے مطابق نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی ضرور کوشش کرے۔(9)مُبَلِّغ کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ کریم کی رحمت پر نظر رکھے اور مایوسی کو قریب بھی نہ آنے دے۔(سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اندازِ تبلیغِ دِین، ص۲۰ تا ۲۴ ملخصًا)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

اے عاشقانِ رسول! ان خوبیوں کے علاوہ مُبَلِّغ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ذیلی حلقے کے بارہ مَدَنی کاموں میں بہت زیادہ مشغول رہنے والا ہو، کیونکہ جو مُبَلِّغ ذیلی حلقے کے بارہ مَدَنی کاموں میں مضبوط ہوتا ہے اس کے علاقے میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو مدینے کے بارہ چاند لگ جاتے ہیں، لہٰذا مبلغینِ دعوتِ اسلامی کو چاہئے کہ اگر وہ اپنے علاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام پھلتا اور پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ اپنے علاقوں میں ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں کو مضبوط تر بنانے کی کوششیں تیز کر دیں۔ یاد رہے! 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَومِ تَعْطِیل اِعْتِکاف"** بھی

ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے مختلف عَلاقوں اوراطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یَوْمِ تَعْطِیل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں اور آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆یَوْمِ تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یَوْمِ تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا ☆یَوْمِ تَعْطِیل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اپنا زیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آتا جاتا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

(پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶)

آیئے! ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

کراچی کے ایک اسلامی بھائی خُوش قسمتی سے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی

کوشش سے رَمَضانُ المُبارَک میں مُعتَکِف ہوگئے۔ وہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُن کی مسجِد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنفِرادی کوشش کرکے اُنہیں عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بیان کر رہے تھے مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ (اسلامی بھائی جو پتنگ بازی کے شوقین تھے) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کی خاطر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اس کائنات میں تشریف لائے، قرآنِ پاک کی سورۂ انبیاء میں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت لُوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت نوح، حضرت داؤد، حضرت سُلَیمان، حضرت ایُّوب، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذُوالْکِفل، حضرت یُونُس، حضرت زَکَرِیّا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے گئے اور ان تمام واقعات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا یہی ایک مقصد تھا کہ وہ لوگوں کو اللہ پاک کی عبادت کی دعوت دیں۔ (صراط الجنان، ۶/ ۷۷ ۲ ملخّصاً) اور تمام نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا عظیم منصب (Status) لے کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ آج جہاں کہیں دِینِ اسلام کی روشن کرنوں سے جہاں روشن ہو رہا ہے، یہ سب ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دی ہوئی نیکی کی دعوت کا صدقہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی دن رات کی محنت اور مسلسل کوششوں سے دِین کا جھنڈا ہر طرف لہرایا۔ آیئے! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نیکی کی دعوت دینے کا ایک ایمان افروز واقعہ

سنیئے، چنانچہ

طائف میں نیکی کی دعوت

اِبتدائے اسلام میں جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف والوں کو اِسلام کی دعوت دینے کیلئے ”**طائف**“ کا سفر فرمایا تو حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے مالدار لوگ رہتے تھے۔ اِن میں ”عَمْرو“ کا خاندان تمام قَبیلوں کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین(3) بھائی تھے۔(1)اِبْنِ عَبْدِیَالِیْل (2)مسعود اور(3)حبیب۔ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں اِسْلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے اسلام قَبول نہیں کیا بلکہ اِنتہائی بیہودہ اور گُستاخانہ جواب دیا۔ ان بدنصیبوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریروں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے پر اُبھارا۔ چُنانچہ ان شریروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتھر برسانے لگے ، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جسمِ اَطہر زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلَینِ مُبارک خُون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ زَخْموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالِم اِنْتہائی بے دَرْدی کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بازو پکڑ کر اُٹھاتے اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلنے لگتے تو پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتھروں کی بارش کرتے، طَعْنے اور گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے اور ہنسی اُڑاتے۔

حضرت زید بن حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر آنے والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بچاتے تھے، یہاں تک کہ وہ بھی خُون میں نہا گئے اور زَخْموں سے نڈھال ہو گئے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَنگور کے ایک باغ میں پناہ لی۔

(مواہب لدنیه، ھجرته، ۱/ ۱۳۷، ۱۳۶)

جنگِ اُحد سے بھی سخت دن

اس سفر کے لمبے عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اے عائشہ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو ٹھکرا دیا اور طائف والوں نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اس رنج و غم میں سَر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ مقام **"قَرْنُ الثَّعَالِب"** میں پہنچا۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سَر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بادل مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس بادل میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے مجھے آواز دی اور کہا: اللہ کریم نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سُن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کرکے عرض کرنے لگا: اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (ابُوقُبَیس اور قُعَیقِعان) دونوں پہاڑوں کو ان بدبختوں پر اُلٹ دُوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ یہ سُن کر کریم و مہربان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جواب دیا: نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ پاک ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ پاک کی ہی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم اٰمین...الخ، ۲/ ۳۸۶، حدیث: ۳۲۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اس واقعے سے جہاں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نیکی کی دعوت دینے کا عظیم جذبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بُردباری بھی ظاہر ہو رہی ہے۔ بدنصیبوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، پتھر برسائے، راستے میں کانٹے بچھائے، ڈرایا، دھمکایا، نازیبا کلمات کہے، قتل کی سازشیں کیں، مگر کائنات کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی کوئی انتقامی کاروائی نہ کی، خود بھی صبر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو بھی آزمائشوں پر صبر کی تلقین ارشاد فرمائی، چنانچہ

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جسے کوئی مصیبت پہنچے، اُسے چاہیے کہ وہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد کرے، بے شک وہ سب مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔

(جامع کبیر، ۹۸/۷، حدیث: ۲۱۳۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، گھریلو ہو یا سماجی، صبر کے بغیر زندگی کی کتاب نامکمل رہتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر وَقْت صبر کا دامن تھامے رہیں، مصیبتوں، پریشانیوں، بے جا مخالفتوں اور غموں کا سامنا ہوتا ہی رہے گا، صبر ان تمام چیزوں کا بہترین جواب ہے۔ صبر کی نعمت پانے کا سب سے بہترین ذریعہ اچھی صحبت ہے، کیونکہ اچھی صحبت میں رہنے سے انسان کے اندر بہت سی اچھائیاں جمع ہو جاتی ہیں جو اس کی آخرت کو برباد ہونے سے بچانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

مجلسِ مالیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس نازک دور میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت یقیناً ایک بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ان عاشقانِ رسول کی صحبت سے فیض اٹھانے کے لئے آیئے! آپ بھی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اپنے مال اور وَقْت کے ذریعے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 108 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ مالیات"** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے لئے جمع ہونے والے صدقاتِ واجبہ مثلاً زکوۃ، فطرات، عشر اور صدقاتِ نافلہ مثلاً مساجد و مدارس، جامعات، لنگر رضویہ و لنگر غوثیہ وغیرہ کی مَد میں جمع ہونے والے مَدَنی عطیات کو محفوظ بنانے، اُن کا حساب کتاب رکھنے اور ان کو شرعی تقاضوں کے مطابق خرچ کرنے کے لئے "مجلس مالیات" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے مدنی عطیات جمع کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی شرعی رہنمائی کے لئے رسالہ "چندے کے بارے میں سوال جواب" اور "چندہ جمع کرنے کی شرعی احتیاطیں" بھی شائع کیا گیا ہے۔ ربِّ کریم "مجلسِ مالیات" کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ **دامنِ مُصْطَفٰے** ہمارے ہاتھوں میں ہے، اِس نازک دَور میں اللہ پاک نے اُمّتِ مُسْلِمَہ کو ایک وہ عظیم رہنما عطا فرمایا ہے، جسے

دُنیا آج **"امیرِ اہلسنّت"** کے لقب سے جانتی ہے، قربان جاؤں! آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اِس عظیم **مَدَنی مقصد** پر کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ۔ **اِس مدنی مقصد** کو اگر گہرائی سے سمجھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا گویا **ایک بہت بڑا مشن** (Mission) دے دیا گیا ہو، ساری زندگی اگر نیکی کی دعوت دینے کا سلسلہ جاری رہے تو شاید پھر بھی ہم پوری طرح حق ادا نہ کرسکیں۔ آج ہم نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے نیکی کی دعوت عام کرنے کے عظیمُ الشّان واقعات سُنے، ان ایمان افروز واقعات سے ہمیں بھی اپنے اندر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے، اگر پہلے اِس معاملے میں سُستی تھی تو اس کو چُستی سے بدل دینا چاہیے، آج تو بہت آسانیاں ہیں، کسی کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے شاید ہی کسی کو پتھروں کا سامنا کرنا پڑا ہو، بلکہ اس کے بجائے چائے پانی کی دعوت پیش کی جاتی ہو گی، عمدہ اور لذیز کھانوں کی دعوت دی جاتی ہو گی، اِتنی آسانیوں اور سہولتوں میں تو ہمیں نیکی کی دعوت زِیادہ سے زِیادہ عام کرنی چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے کے کئی مواقع ہمیں ملتے رہتے ہیں، ہمیں اپنے روزانہ کے معمولات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت تو اِس عظیم مَدَنی کام کے لیے ضرور نکالنا ہی چاہیے، جس کو جتنی اور جیسی سہولت ملتی ہو، دِین کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیے اور 12 مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانی چاہئیں، کہیں "**صدائے مدینہ**" کے ذریعے ہم مسجدوں کو آباد کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں تو کہیں "**بعدِ فجر تفسیرِ قرآن کے حلقے**" کے ذریعے **فیضانِ قرآن** سے مالا مال ہو سکتے ہیں، کہیں "**مَدَنی درس**" کے ذریعے عاشقانِ رسول تک عِلْمِ دِین کی کرنیں پہنچا

سکتے ہیں تو کہیں ”**مدرسۃ المدینہ بالغان**“ کی بَرَکت سے تعلیمِ قرآن کی برکتوں سے مالا مال ہو کر اوروں تک بھی اس کی برکات پہنچاسکتے ہیں کہیں ”**چوک درس**“ کے ذریعے مسجدوں سے دُور، نمازوں سے دُور عاشقانِ رسول تک سُنّتوں کا پیغام پہنچاسکتے ہیں تو کہیں ”**ہفتہ وار اجتماع** “ کے ذریعے غُلامانِ مُصْطفٰے کو علمِ دِین سیکھنے کا موقع فراہم کرسکتے ہیں کہیں ”**یومِ تعطیل اعتکاف** “ کے ذریعے **شہر اور گاؤں گوٹھوں** کے اُن عَلاقوں میں نیکی کی دعوت عام کرسکتے ہیں، جہاں پر ابھی مَدَنی کام شروع ہی نہیں ہوا یا شروع تو ہو چکا ہے مگر مزید مضبوطی کی حاجت ہے، کہیں ”**ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے**“ میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے بٹنے والی علمِ دِین کی دولت کو عاشقانِ رسول تک پہنچاسکتے ہیں تو کہیں ”**ہفتہ وار مَدَنی حلقہ** “ کے ذریعے گھر گھر **سُنّتوں بھرے بیانات / مَدَنی مذاکرے**(آڈیو، ویڈیو) دِکھا کر، سُنا کر نیکی کی دعوت پہنچاسکتے ہیں، کہیں ”**علاقائی دورہ** “ کے ذریعے **گھر گھر، دکان دکان** جاکر ”**مسجد بھرو تحریک**“ کے لیے عاشقانِ رسول تیار کرسکتے ہیں، تو کہیں نیک بننے کے نُسخے ”**مَدَنی انعامات**“ کو عام کرسکتے ہیں، اِسی طرح ”**قافلوں**“ میں خود بھی سفر کرکے اور دُوسروں کو بھی سفر کرواکے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے میں ہم کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی دی جانے والی نیکی کی دعوت کے صدقے دِینِ اسلام پر ثابت قدمی نصیب فرمائے، نیکی کی دعوت عام کرنے میں آنے والی تکلیفوں، پریشانیوں، آزمائشوں کو ہمّت و صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اذان دینے کے فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اذان دینے کے بارے میں چند اہم باتیں سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) ارشاد فرمایا: ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی طرح ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (معجم کبیر، ۳۲۲/۱۲، حدیث: ۱۳۵۵۴) (2) ارشاد فرمایا: میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے، اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا: اے جِبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟ عَرض کی: آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت کے مؤذِّنوں اور اماموں کیلئے۔ (جامع صغیر لِلسُّیُوطی، ص۲۵۵، حدیث: ۴۱۷۹) ☆ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ پاک کا رسول ہوں)۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۷۵/۵) ☆ جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ پاک اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔ (معجم کبیر، ۲۵۷/۱، حدیث: ۷۴۶) ☆ پانچوں فرض نمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے۔ ☆ جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وَقْت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سُنّتِ مُؤکدہ ہے اور اس کا حکم مِثْلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفتہ واحوال المؤذن، ۵۳/۱)

اعلان:

اذان دینے کے بقیہ فضائل تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے لہٰذا ان کو سننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 19 دسمبر 2019ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ،

کل دورانیہ 15 منٹ

1…الترغیب والترھیب، ج [illegible]، ص [illegible]، حدیث [illegible]

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

اذان دینے کے فضائل

☆اگر کوئی شخص شَہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔(رَدُّالمُحتار، ۲/۷۸، ۶۲)☆وَقْت شُروع ہونے کے بعد اذان کہیئے، اگر وَقْت سے پہلے کہہ دی یا وَقْت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وَقْت آ گیا تو دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہیئے۔(ھدایۃ، ۱/۴۵)☆خواتین اپنی نَماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان واِقامت کہنا مکروہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۲)☆سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۵)☆بے وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(قانون شریعت، ص۱۵۸)☆اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مُستَحَب ہے مگر ہِلانا اور گھمانا حرکتِ فُضول ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۷۳)☆فَجْر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مُستَحَب ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۶۷) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت ص۱۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆دعا کی قبولیت پر شکر کرنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق **"دعا کی قبولیت پر شکر کرنے کی دُعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی بِعِزَّتِهٖ، وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

(مستدرک،کتاب الدعاء والتکبیر، ۲/ ۲۴۱، حدیث:۲۰۴۳)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس کے لئے غَلَبہ و بُزرگی کے سبب اچھے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

(خزینۂ رحمت، ص۹۸)

☆اجتماعی غورو فکر کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے آج کی غورو فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔
آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح(یعنی اُلٹارائٹ)کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں(0)کا نشان لگائیے۔
توجہ:اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ(72 مدنی انعامات)

یومیہ 49 مدنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیح فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4)اذان و اقامت کا جواب دیا؟(5)313بار درودِپاک پڑھے؟(6)مسلمانوں کو سلام کیا؟(7)آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8)جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟(9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11)بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دو مدنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا"پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)غور و فکر کی؟(16)صلوۃُ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضواور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ وتفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25)مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں/ نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت،گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ،غیبت،چغلی،حسد،تکبر،وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم

الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

❁ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ غور و فکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد